

نور محمد اشاعت
نمبر 93

نُورِ هِدَايَتِ

حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب (الذہبی)



مجموعۃ اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

عرضِ اولیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدٌكَ وَنُصْرَتِیْ وَتَسْلِیْمٌ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّہُ وَنُصْرَتِیْہُ وَنُصْرَتِیْہُ وَنُصْرَتِیْہُ

”محبوبانِ خدا (جہن وعلا وعلی اللہ تعالیٰ وعلی علیہ وسلم) کی تعظیم کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اللہ عزوجل سے علاؤ قریب ہے۔ اس علاقہ کے سبب ان کی تعظیم اللہ عزوجل ہی کی تعظیم ہے اور ان کی عزت اسی کی عزت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

إِنَّ مِنْ أَجَلِكُمْ إِلَهُ الْأَنْبَاءِ ذِي الشَّيْبَةِ
المُتَلَبِّحِ وَخَاتَمِ الْأَنْبَاءِ عَلِيٌّ الْغُلَامِيُّ ذِي بَدْوٍ
الْجَانِبِيِّ عَنْهُ وَكَرْبُومِ ذِي الشُّكْلَانِ الْمَطْبُوعِ
بیشک اللہ تعظیم ہے ہے بولے مسلمان کی عزت کی اور عافق قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھد اس سے دوری کرے اور عالم عادل کی۔

(مسودہ الجود اود بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مولیٰ عزوجل فرماتا ہے

فَإِنَّ الْعِلْمَ لِلَّهِ جَيْفًا
عزت ساری اللہ ہی کے لیے ہے۔

اور خود فرماتا ہے

وَاللَّهُ الْعَزِيزُ ذِي بَدْوٍ وَمِنْهُ بَدْوِي
وَلَكِنْ الْمُطْلِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ (رباعی)
عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے گروہ فقول کو خبر نہیں۔

رسول اور مسلمانوں کی عزت اگر عزتِ الہی سے جدا ہوتی تو عزت کے حصے ہو جاتے۔

ایک حصہ اللہ کے لیے، ایک رسول کا، ایک مومنین کا، حالانکہ رب عزوجل فرما چکا کہ عزت

ساری اللہ ہی کے لیے ہے تو قطعاً ان کی عزت اللہ ہی کی عزت سے ہے اور ان کی تعظیم اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نام کتاب	:	نور ہدایت
مصنف	:	حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب (انڈیا)
صفحات	:	۳۱ صفحات
تعداد	:	۲۰۰۰
مذاہب اہل اشاعت	:	۹۳

☆ ☆ ناشر ☆ ☆

جمعیت اشاعت الہلسنت پاکستان

نور ہدایت بازار، ہمارا، ایف ۷۴۰۰۰ ڈان 2439799

”نور ہدایت“ جمعیت اشاعت الہلسنت پاکستان نے سالہ مفت اشاعت لی 93 ویں لڑی ہے۔ تجسیر کرنے والے حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب ہیں۔ موصوف کا تعلق ہندوستان سے ہے اور ان کا شمار الہلسنت وجماعت کے نامور علماء میں ہوتا ہے۔ زیر نظر کتاب میں فاضل مصنف نے متعدد قرآنی آیات و احادیث سے گستاخ رسول سے بے زاری و اجتناب کو ثابت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ فاضل مصنف کے علم میں عمر میں اور عمل میں خیر و برکت عطا فرمائے اور انہیں مسلک الہلسنت وجماعت کی خوب خوب خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

جمعیت اشاعت الہلسنت پاکستان اس کتاب کو اپنے سالہ مفت اشاعت کے تحت شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے امید ہے کہ زیر نظر کتاب قارئین کرام کے علمی ذوق پر پورا اترے گی۔

۱۳۶۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

پیارے دین بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تمہارا یہ حقیر خیر خواہ عرض گزار ہے کہ اس رسالہ کو ایمان و محبت کی نگاہوں سے
پڑھو اور جو پڑھ نہ سکو تو ایمان و محبت کے جذبے سے کان لگا کر سنو۔ مولیٰ تعالیٰ آپ
لوگوں کو اور آپ کے صدقہ میں مجھ گنہگار کو دین حق پر قائم رکھے اور اپنی اور اپنے
حبیب کی محبت پر خاتمہ نصیب فرمائے آمین یا نعم التوحیدین بجاوشیعہ المذنبین
صلی اللہ تعالیٰ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

قرآن اور نبی کی تعظیم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

”اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَٰہِدًا وَ مُبَشِّرًا
وَنَذِیْرًا ۝ لِّتَقُوْا اللّٰهَ وَرَسُوْلَہٗ
وَتَعِزُّوْهُ وَتُحِبُّوْهُ وَتَسَبِّحُوْهُ
بِکُتٰبٍ وَّ اٰیٰتِہٖ ۝ (پ ۲۶ ۹۴)

مسلمانو! دیکھو دین اسلام بھیجئے، قرآن مجید انارے کا مقصود ہی اللہ تبارک

و تعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے۔

اول یہ کہ لوگ اللہ و رسول پر ایمان لائیں۔

دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو! ان تین عظیم باتوں کی پیروی ترتیب تو دیکھو۔ سب میں پہلے ایمان کو
فرمایا اور سب کے آخر میں اپنی عبادت کو اور حج میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی تعظیم کو۔۔۔۔۔ اس لیے کہ ایمان کے بغیر تعظیم کام نہیں دیتی۔ بہت سے

عیسائی میں جنھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و محترم میں کٹا میں کہیں

اور کہیں کافروں نے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر اعتراض کیے

ان کے جواب دیے مگر جب ایمان نہیں لائے تو کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی ان کے

دلوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بچی تعظیم ہوئی تو ضرور ایمان لائے پھر جب تک

دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بچی تعظیم نہ ہو اور عمر بھر عبادت الہی میں

گزارے سب بیکار و مردود ہے۔ بہتیرے راہب دنیا تیک کر اپنے طور پر عبادت

ریاضت میں عکاش دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لا اِلهَ اِلَّا اللہ کا ذکر سیکھتے

ہیں مگر بے لگاتار ہیں مگر جب دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بچی تعظیم نہیں

کیا فائدہ؟ ہرگز بارگاہ الہی میں قبول ہونے کے قابل نہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ

ایسوں ہی کو فرماتا ہے

وَعَدِیْ مُنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ

فَعَمَلُوْا حَسَنًا مِّنْ شٰہُوْرًا ۝ (پ ۱۰ ۹۴)

ایسوں ہی کو فرماتا ہے

عَامِلَةٌ تٰجِیْبَةٌ تَعْمَلُ نَارًا حٰیثَیْہٖ

(پ ۳ ۹۴)

جو کچھ اعمال انھوں نے کیے ہم نے سب برباد
کر دیے۔

عمل کریں! مشتعل جہلیں اور بدکاری، بگاڑ
بھرنی آگ میں بیٹھیں گے۔ (والیہ! اللہ تبارک و تعالیٰ)

مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ایمان کا مدار، نجات کا مدار اور اعمال کے قبول ہونے کا مدار ہوتی یا نہیں؟ کہو ہوتی اور ضرور ہوتی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

قُلْ إِنَّ كَافَاتِ ابْنَاؤُكُمْ وَابْنَاتُكُمْ
أَخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ
وَأُمَمٌ أَلْفٌ مِمَّنْ يَتَّبِعُونَ وَتَجْمَعُونَ
كَسَادَهَا وَمَنْ يَكُنْ مِنْكُمْ
إِلَٰهِيكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
وَجَعَلَ فِيكُمْ سَيِّئُهُمْ فَكَرِهُوا
أَحْسَنَ مَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ
وَاللَّهُ لَا يُبْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

(پ ۱۰ ع ۹)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی مسز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الہی سے مردود ہے۔ اللہ اس کی طرف راہ نہ دے گا اسے عذاب الہی کے انتظار میں رہنا چاہیے۔ والہ اعز عند اللہ۔

تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لَا تَوْحُّشُوا أَحَدَكُمْ خَشْيَ الْوَلَدِ أَحَبُّ
إِلَيْهِمْ وَالْإِبْدِ وَالْإِنْسَانِ
أَجْمَعِينَ۔

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ اس نے توہد بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدار ایمان و مدار نجات ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ (خاص تہذیب ایمان)

اور جب قرآن عظیم کی آیات نے بتا دی کہ دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عظمت سارے جہان سے بڑھ کر دل میں حضور کی محبت مدار ایمان ہے تو جو ان کی شان میں گستاخی کرے کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اپنے رب کا ارشاد سنو

توہدین کے متعلق قرآن کا ارشاد

يُحْلِلُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا لَا يُحْلِلُونَ
كَذِبًا أَكْثَرُ لَكُمْ وَأَنْتُمْ إِسْلَامُكُمْ

(پ ۱۰ ع ۱۴)

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور ضرور بیشک انہوں نے کفر کی بات کی اور اسلام میں اگر کافر ہو گئے۔

اس آیت کریمہ کا شان نزول جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بیڑے کے ساتھ یسے تشریف فرما تھے اسی اثنا میں صحابہ سے فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا جو شیطان کی آنکھوں سے نہیں دیکھے گا۔ وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ حضور دیر نہ بولی تھی کہ ایک کرجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ٹکرا کر فرمایا تو اور تیرے ساتھی کسی بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گنا اور اپنے ساتھیوں کو بلالایا سب نے انکریں کھاتیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں گستاخی کا نہ کہا اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت امدادی یعنی خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے توہین نہ کی حالانکہ حضور بیشک انہوں نے توہین کا کفر یہ کلمہ کہہ کر دعویٰ اسلام کے بعد محبوب ہو تمہاری شان میں توہین کر کے کافر ہو گئے۔

اور قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

وَلَنْ يَسْأَلَكُمْ عَنْهُ لَكُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ۔ قُلْ إِيَّاكَ وَآيَاتُكَ
وَرَسُولُكَ كُنْتُمْ تُعَذِّبُونَ وَلَا تَعْلَمُونَ

اگر ان سے پوچھو تو وہی کہیں گے کہ ہم توہین ہی ہنسی کھیل میں تھے۔ محبوب فرما دو کیا اللہ اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے

قَدْ كُنْتُ شَهِيدًا بِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

(پ ۱۰ ع ۱۳)

ٹھٹھا کرتے تھے۔ یہاں نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لانے کے بعد۔

حضرت عبداللہ بن عباس کے شاگرد خاص امام ہادی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس آیت کے شان نزول میں راوی ہیں کہ ایک شخص کی اوشنی گم ہو گئی اس کی تلاش بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوشنی فلاں جنگل میں فلاں مقام پر ہے۔ جب یہ غیبی خبر ایک منافق نے سنی تو کہنے لگا

يَحْدِثُنَا مُحَدِّثٌ اَنْ قَاتِلَةَ فَلَانٍ بَوَاوَكْدًا وَكَذَا وَصَانِدٍ وَبِوَالِغِيْبِ يَمْنَى
مُحَدِّثُ اللّٰه تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بتاتے ہیں اوشنی فلاں جنگل میں فلاں مقام پر ہے وہ غیب کیا جانتیں؟
انہیں غیب کی کیا خبر؟ معاذ اللہ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ کیا اللہ رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ یہاں نہ بناؤ تم مسلمان کہلانے کے بعد گستاخی کے یہ کلمات بول کر کافر ہو گئے۔

دیکھو تو قرآن کرنے والے کے بارے میں قرآن نے صاف ارشاد فرمایا کہ وہ کافر ہو گیا اور اتنی وضاحت کے ساتھ انہیں کافر قرار دیا کہ ان کی قسم ذکر فرمایا کہ بخدا ہم نے تو قرآن نہ کیا ان کا سبیل ذکر فرمایا کہ ہم نے یوں ہی بنی نہیں کہہ دیا تھا پھر ان کی قسم اور سبیل کو مردود کر دیا اور فرمایا ضرور یقیناً تم نے گستاخی کی ہے یہاں نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو۔

پھر یہی دیکھو کہ قرآن ان کے ایمان و اسلام ظاہری کو بیان کر رہا ہے اسلام میں آنے کے بعد ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ ضرور وہ کلمہ پڑھتے تھے، دعویٰ اسلام کرتے تھے، نماز پڑھتے تھے، قرآن و حدیث کی تعلیم خود صاحب قرآن سے حاصل کرتے تھے اگر تو قرآن کا یہ ایک جملہ ان کے منہ سے نہ نکلتا تو دنیا انہیں صحابی کہتی۔ ایسے نمازی ادنیٰ اسلام اور قرآن و حدیث کے جانکار۔ جب تو قرآن سرزد ہوئی تو قرآن نے صاف فرمان جاری کیا کہ وہ تو قرآن کا ایک کلمہ بول کر کافر ہو گئے مسلمان نہیں رہے۔

دیکھو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں تو قرآن کیسا عظیم وبال اور دنیا و آخرت کا

کتنا بھاری نقصان ہے کہ تو قرآن کرنے والے کا کلمہ پڑھنا خود کو مسلمان کہنا کچھ مفید نہ رہا اس کی قسم اور اس کا عذر بانگاہ الہی سے مردود قرار پایا۔ کلمہ پڑھنے اور دعویٰ مسلمان کرنے کے باوجود قرآن نے اسے کافر قرار دیا حالانکہ تو قرآن کا یہ واقعہ در رسالت میں کوٹا ہوا تھا تو جب اس زمانے میں نمازی روزہ دار قرآن و حدیث کا جانکار تو قرآن کرنے کے سبب کافر قرار پایا تو آج کے زمانے کا کوئی نمازی روزہ دار قرآن و حدیث کا جانکار تو قرآن کرے تو کیسے کافر ہو گا۔ جب دور رسالت کا علم و تقویٰ گستاخ کو کافر ہونے سے نہ بچا سکا تو آج کا علم و تقویٰ کسی گستاخ کو بچلا کیسے مسلمان بنائے رکھے گا۔

دور حاضر کا المیہ

آج یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ اہلسنت اور وہابیہ دیوبندیہ کے درمیان جو اختلاف ہے وہ چند فرعی مسائل کا اختلاف ہے مثلاً فاحر، عرس، چہلم، مجلس میلاد وغیرہ علائکہ ایسا نہیں۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ یہ چیزیں ہمارے ہر گھرانہ میں جاری اور اہلسنت کے معمولات میں سے ہیں اور ان کے انکار آج وہابیہ دیوبندیہ کا شعار اور ان کی علامت بن چکا ہے لیکن کیا آج صرف ان باتوں سے انکار کا وہابیہ دیوبندیہ اور اہلسنت کے درمیان اختلاف ہے؟ ایسا ہرگز نہیں بلکہ اصل اختلاف وہ بولیاں ہیں جو وہابی دیوبندیہ پیشواؤں نے اپنی کتابوں میں لکھی ہیں چھاپیں پھیلان۔ جنہیں اللہ و رسول کی عزت و عظمت کے خلاف کھلی گستاخیاں ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے دلوں پر تیر و فشر سے زیادہ کام کیا کہ ابھی صاحب ایمان کسی بھی حالت میں کسی بھی طرح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو قرآن برداشت نہیں کر سکتا اور کسی کسی کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ اس نے حضور کی شان میں گستاخی کی ہے مومن نہ اس کی بات سننا گوارا کرے گا نہ اس سے لگاؤ رکھنا پسند کرے گا بلکہ مومن کو اس کی صورت سے نفرت ہو گی یہی وجہ ہے کہ اہل عقین ان گستاخیوں پر پردہ ڈالے رکھنا چاہتے ہیں اور چھپی کتابوں کو چھپا کر سادہ لوح مسلمانوں کو کبھی متاثر دیتے ہیں کہ ہمارا ان کا اختلاف چند فرعی مسئلوں کا اختلاف ہے گمراہ۔ انہیں کے ہاں آں راہ سے کوساؤں نے غفلت

ان یلیوں میں سے ایک بول دیوبندیوں کے ایک پیشوا مولوی قاسم صاحب نانوتوی کی ہے جو دارالعلوم دیوبند کے بانی ہیں۔ انھوں نے اپنی بول میں عقیدہ ختم نبوت کا صاف صریح انکار کیا چنانچہ اپنی کتاب ”تخیز الناس“ میں لکھا

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا باہر مٹی ہے کہ آپ کا زمانہ انیسائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ ب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روش ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ ص ۳۲

اور ص ۳۲ پر لکھا

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی آجائے پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ (معاذ اللہ)

مسلمانو! دور رسالت سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا دینی ضروری عقیدہ یہ ہے کہ حضور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں حضور کے بعد کسی کو نبوت مہنی ناممکن ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے
وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ | لیکن محمد اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین۔

(پ ۷ ع)

دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی شان میں خاتم النبیین فرمایا۔ صحابہ تابعین ائمہ مجتہدین اور تمام بزرگان دین کا اتفاق اور اجماع ہے کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں ”آخری نبی“ سب میں پچھلے نبی اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشاد فرماتے ہیں

إِنَّا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي | میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
مولوی قاسم صاحب نے خاتم النبیین کے اس معنی کا انکار کر دیا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور جسے صحابہ سے لے کر آج تک کے بزرگان دین نے سمجھا تو یہ حضور کو خاتم النبیین مانتے ہی سے انکار کرتا ہوا جیسے قرآن عظیم نے فرمایا وَأَقِمُّوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ تو قرآن میں صلوٰۃ کا لفظ آیا ہے اب کوئی کہے کہ میں صلوٰۃ کو تو مانتا ہوں لیکن صلوٰۃ کے وہ معنی نہیں جو تمام لوگ سمجھتے ہیں یعنی قیام، قرأت، رکوع، سجود وغیرہ بلکہ صلوٰۃ کے معنی ہیں ”دعا“ چاہے جس طرح سے مانگی جائے۔ ظاہر ہے ایسا کہنے والا نساہ اور قرآن کا منکر ہے۔ البتہ اپنے انکار پر اقرار کا پردہ ڈالے ہوئے ہے تاکہ تمام سادہ لوح مسلمانوں کو یہ دھوکا دے سکے کہ میں نماز و قرآن کا منکر اور کافر نہیں ہوں۔

تو جیسے صحابہ سے لے کر آج تک کے تمام بزرگان دین نے صلوٰۃ کا جو معنی سمجھا اس معنی کا انکار صلوٰۃ ہی کا انکار ہے اس طرح خاتم النبیین کا جو معنی صحابہ اور تمام بزرگان دین نے سمجھا اس معنی کا انکار خاتم النبیین ہی کا انکار ہے اور خاتم النبیین کا انکار قرآن کا انکار ہے تو قرآن کے انکار کے بعد بھل کوئی کیسے مسلمان رہ سکتا ہے۔

پھر صحابہ تابعین اور تمام بزرگان دین نے خاتم النبیین کا جو معنی سمجھا یعنی آخری نبی۔ اس معنی کو مولوی قاسم صاحب نے عوام اور سمجھ لوگوں کا خیال بتایا تو گویا ان کے نزدیک صحابہ تابعین اور تمام بزرگان دین عوام اور نا سمجھ تھے۔ معاذ اللہ۔ یہ ان بزرگوں کے بارگاہ میں کسی ناپاک جسارت ہے بلکہ یہ معنی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ إِنَّا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي | میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور

لے مشکوٰۃ شریف ص ۴۴۴ علیہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ضروریات دین سے ہے اور اصل مدار ایمان ضروریات دین میں تو ضروریات دین سے کسی بات کا اصرار انکار کرے قطعاً کافر ہے اور اگر مہنی شکافی حضور و دعا بعد مقتضی جو اس کے کافر و منافق ہوئے جسے شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جیسا کہ آخر رسالہ دارالافتاء

مولوی صاحب نے اسے عوام اور نابھہ لوگوں کا خیال رکھ دیا تو گویا کہ انھوں نے حضور کی ذات اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی عوام اور نابھہ لوگوں میں گن دیا۔ عباد اللہ! تم عباد اللہ مسلمانو! یہ کتنی شدید توہین ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی! پھر کیا حضور کی توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور کافر ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے

لَا تَعْبُدُوا دُونَ اللَّهِ كَعِبَادَ اللَّهِ عِصْيَانًا لِّكَذِّبُوا | گستاخو! بھانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لائے ہو

دیوبندیوں کے ایک اور پیشوا مولوی خلیل احمد بیٹھوی ہیں جنھوں نے تبرائین قاطعہ کی نام کی ایک کتاب لکھی اور ان کے ارشاد مولوی رشید شاہ گنگوہی نے اس پوری کتاب کی تصدیق کی اور اسے حق و صحیح بتایا۔ "تبرائین قاطعہ" میں مولوی خلیل و رشید صاحبان نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پوری روئے زمین کا علم مانتے سے انکار کر کے ہوئے لکھا

عاشق شہطان و ملک الموت کو یہ دست لینی پوری روئے زمین کا علم قرآن وحدیث کی، نص سے ثابت ہے، فزعالم کی وسعت علم (یعنی پوری روئے زمین کے علم) کی (قرآن وحدیث میں) کون سی نص قطعی ہے (یاد مآذشر) (تبرائین قاطعہ ص ۶)

مسلمانو! دیکھو مولوی خلیل و رشید صاحبان شہطان کے لیے پوری روئے زمین کا علم مانتے ہیں اور کہتے ہیں یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وہی پوری روئے زمین کا علم مانتے سے انکار کر کے ہیں اور کہتے ہیں قرآن وحدیث میں اس کا ثبوت کہاں ہے؟ دیکھو! کیسا صاف شیطان کون حضور سے زیادہ علم والا ٹھہرا رہے ہیں۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "شفاعت شریعت" میں فرماتے ہیں

مَنْ قَالَ خَلَقَتْ أَعْيُنُهُ وَنَسِيَ اللَّهُ تَعَالَى | جو کسی کو حضور سے زیادہ علم والا بتائے وہ معذور عقیق و مسلم فکرو سببت حکمہ حکمہ اللہ سببت | کوگال دیتا ہے اس کا حکم دہی ہے جو گال دینے والے کا ہے دیکھو جب حضور کے مقابلے میں کسی کو زیادہ علم والا ماننا بھی حضور کی توہین ہے تو اس مقابلے میں شہطان جیسے نفیث مردود کو لانا کس درجہ گندی گھنٹی توہین ہوگی۔

لے تبرائین قاطعہ ص ۶۷ کتب خازن امدادیہ دیوبند پبلی

پھر کیا ایسی سخت شدید توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور کافر ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے

لَا تَعْبُدُوا دُونَ اللَّهِ كَعِبَادَ اللَّهِ عِصْيَانًا لِّكَذِّبُوا | گستاخو! بھانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لائے ہو

دیوبندیوں کے ایک اور مایہ ناز پیشوا مولوی شرفی صاحب تھانوی گزشتہ میں انھوں نے "حفظ الایمان" نامی اپنی کتاب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کے بارے میں لکھا

و اگر بعض علوم غیبیہ مراد میں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص؟ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر مری مجنون (بچہ اور پاگل) بلکہ بیع حیوانات و ہما تم رحام جانوروں اور چوپایوں کے لیے بھی حاصل ہے (ع) (مآذشر)

(حفظ الایمان جدید ایڈیشن ص ۶)

مسلمانو! دیکھو اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (پ ۶۷) | ہم نے تمھیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

اور فرماتا ہے

الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ (پ ۶۸) | رحمن نے حبیب کو قرآن سکھایا۔

قرآن کیا ہے خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَرِثْنَا عَلَيْنَا الْكِتَابَ دِينًا لِّكُلِّ شَيْءٍ | ہم نے تم پر کتاب اتاری ہر چیز کا روشن بیان

اور اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ عَمَلَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتُنِي مَنْ يُدْلِكُ مَنْ يُدْلِكُ (پ ۶۹) | اللہ اس لیے نہیں کرتا تمھیں غیب پر اطلاع کا منصب دے ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے

تو ثابت ہوا کہ رحمن نے اپنے حبیب کو ہر چیز کا روشن بیان سکھایا! انہیں غیب پر اطلاع کا منصب عطا کیا۔ دیکھو جن کے علم کا قرآن خطبہ پڑھے جن کے بارے میں فرمائے اللہ نے

لے پ ۶۷ لے پ ۶۸

انہیں ہرچہ کا علم دے دیا ان کے علم کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے جیسا بتانا کتنی گندی گھونٹی اور کھلی توہین ہے۔

مسلمانو! کیا یہ گندی بولیاں اللہ و رسول جن و علاؤ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کھلی توہین نہیں ہیں۔؟

● کیا ایسی بولیاں کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتی ہیں۔؟
● جن کی زبان یا قلم سے ایسی بولیاں نکلیں ان میں ایمان و اسلام کی ذرہ برابر رقی ہو سکتی ہے۔؟

● کیا ایسی بولیاں بولنے والے مسلمان ہو سکتے ہیں۔؟
● کیا ایسوں کو جو مسلمان گمان کرے وہ مسلمان رہ سکتا ہے۔؟

مسلمانو! تم ایمان اللہ و رسول جن و علاؤ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رکھتے ہو اپنے ایمان کے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچو خود تمہارا ایمان تمہارے اسلاف اہلسنت کی طرح گواہی دے گا کہ

● بیچک وہ بولیاں (کہ تمہارے اس، براہین کا طوا و حفظ الایمان نام کی کتابوں میں پیچیں،) ضرور اللہ و رسول کی شان میں کھلی توہین ہیں۔

● ہرگز ایسی بولیاں مسلمان کی زبان یا قلم سے نہیں نکل سکتیں۔
● جن کی زبان یا قلم سے ایسی بولیاں نکلیں ہرگز ان میں ایمان و اسلام کی ذرہ برابر رقی ہو سکتی۔

● ایسی بولیاں بولنے والے ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے۔
● ایسوں کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان نہیں رہ سکتا۔

ایمان بعض بے علم نادان لوگ یہ **غدار** کرتے ہیں کہ صاحب یگستاخی کرنے والے لوگ بھی تو عالم مولوی ہیں، بھلا عالموں مولویوں کو کیسے کافر سمجھیں یا بڑا مانیں

عہدِ جلالہ علیہ السلام اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جواب

”اللہ عزوجل فرماتا ہے

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ
وَاصْلَاهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمِهِ وَخَوَّعَهُ عَلَىٰ بَعْضِهِ
وَقَوْلِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشًّا فَرَأَىٰ
فِيهِ دِينَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ اللَّهُ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
(پہا ۱۹)

اور فرماتا ہے

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْبَةَ ثُمَّ كَفَرُوا
يَحْمِلُونَهَا كَمَثَلِ الْجِبَالِ الَّتِي ثَمَلَتْ
بِشَىْءٍ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ
اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
(پہا ۱۱ الجمعة)

اور فرماتا ہے

وَأَنزَلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ نَبِيًّا أَنبَأَهُ
فَأَسْلَحَ بِسِلَاحٍ مِّنَ السَّيْفِ وَكَانَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ
أَخَذَ إِلَىٰ الْأَرْضِ وَاشْتَعَلَ هَوَاهُ ۖ فَفُتِلَ
كَعَمَلِ الْكَلْبِ ۚ إِنَّ حُمُولَ عَلَيْهِ يَلُحُّ أَذً
شَرَّكَهُ يَلُحُّ ۚ ذَلِكُمْ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصْ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ

بھلا کچھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنالیا اور اللہ نے علم ہوتے سارے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پٹی چڑھا دی تو کون اسے راہ پر لانے اللہ کے بعد تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔

وہ جن پر توبہ کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا ان کا حال اس گدھے کا سا ہے جس پر کتہ ہیں لدی ہوں کیا بڑی مثال ہے ان کی جھوٹی خدا کی آیتیں بھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

انہیں بڑھ کر سنا خیر اس کی جیسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا وہ ان سے نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا کر گمراہ ہو گیا اور سوچا ہے تو اس کے باعث اسے گمراہ سے اٹھالیتے سرورہ تو رہیں پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا پیرو ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہلپے اور چھوڑ دے تو باپے یہ ان کا حال ہے توہین

قہری ہوں سے نکال پیسکے، اس سے تنکا توڑ الگ ہو جائے اسے پروردگار عالم بشارت دیتا ہے ارشاد فرماتا ہے۔

أَوَكَلَّفَ كُتُبًا بَنِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ
وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ وَذَيْفَ جَهَنَّمَ
جَنَّتْ مَخْرُجَتِي مِنْ مَحْجَمَاتِهَا الْأَذْنُفُ مَخْلُودِينَ
فِيهَا ۖ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۗ
أَوَكَلَّفَ حُزْبَ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حُزْبَ اللَّهِ
هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ (پط ۴)

یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان
نقش کروا دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد
فرمائی انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے
نہیں بہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اللہ
ان سے راضی وہ اللہ سے راضی یہی لوگ اللہ
والے ہیں سننا ہے اللہ دلی ہی مراد کو پہنچنے۔

مسلمانو! ان عظیم نعمتوں کو دیکھو اگر تم نے اللہ رسول کی عظمت و محبت کے پیش نظر
ان کے گستاخ سے کنارہ کر لیا ان کے گستاخ کی محبت کو دل سے نکال دیا تو تمہارے لیے ساری
نعمتوں کی بشارت ہے۔

- ۱ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا اس میں انشاء اللہ خاتمہ بالغیر کی بشارت ہے۔
- ۲ اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔
- ۳ تمہیں ہمیشگی کی نعمتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔
- ۴ تم خدا کے گردہ کھلاؤ گے اللہ والے ہو جاؤ گے۔
- ۵ منہ مانتی مراد میں پاؤ گے۔
- ۶ اللہ تم سے راضی ہو جائے گا۔
- ۷ بندے کے لیے اس سے بڑی اور کیا نعمت ہوگی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو جائے مگر
استمناے بندہ نوازی یہ کہ فرماتا ہے اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی۔

مسلمانو! سوچو۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے یک نعت
رشتہ محبت تو توڑ پھاڑی ہوئی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے ہمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اس کا
وعدہ یقیناً چلتا ہے۔

اور دیکھو اس کے باوجود بھی اگر تم نے گستاخ سے دشمن خدا و رسول سے رشتہ محبت قائم رکھا
تو قرآن کریم کا یہ تازیانہ میں سن لو فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَتُوكْ لَئِنْ تَنَافَعُوا فَاُولَٰئِكَ
هُمْ الْمُتَّقُونَ ۝ (پط ۹۶)
اور فرماتا ہے

تم میں جو کوئی ان سے محبت کرے وہی لوگ
قائم ہیں۔

وَمَنْ يَتُوكْ لَئِنْ تَنَافَعُوا فَاِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۚ (پط ۹)

تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے وہ ان میں سے ہے

موجودہ زمانہ کے دیوبندیوں کی کیوں کا شر ہیں؟

آج کے دیوبندیوں، دیوبندیوں نے مولوی قاسم صاحب نانوتوی، مولوی ضلیل احمد ایٹھوی
مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی اشرف ضلی صاحب تھانوی سے اپنا رشتہ محبت قائم کر رکھا
اور یہ رشتہ اتنا گہرا ہے کہ جہاں کی ان کے پیروؤں کو گستاخ کا فرما ان کے تن بدن میں آگ
لگ جاتی ہے۔

یہ اپنے پیروؤں کی گستاخیوں پر پردہ ڈالتے ہیں کسی ان پر کدھ سے سامنا ہوا تو کہتے ہیں
ہمارے پیروؤں نے یہ سب لکھا ہی نہیں کسی نے ان کی کتابوں کا حوالہ پیش کر دیا تو کہتے ہیں کہ
ان بولیوں کا مطلب یہ نہیں اور کسی واقف کار سے سابقہ پڑ گیا تو کہتے ہیں ہم ان سب جھگڑوں میں نہیں
پڑتے آپ بھی مت پڑیے۔ یہ عالموں کی باتیں ہیں وہ جانیں ہم تو نبی خداوندہ کی طرف لوگوں کو
مٹاتے ہیں یا آج سے قوم مسلم کی کچھ خدمت کریں ان پرانی باتوں میں پڑنے سے کیا فائدہ؟ (مسماۃ اللہ)
حالانکہ پیروان دیوبند نے کی کتابیں تحذیر الناس (جو ۱۳۱ھ کی تصنیف ہے) براہین قائمہ
(جو ۱۳۱ھ کی ہے) اور حفظ الایمان (جو ۱۳۱ھ کی ہے) آج بھی یہ لوگ چھاپ رہے ہیں اور دینی

لے تو ہیں کہنے والے پر قرآن کریم کے احکامات ہیں کہ وہ کافر ہے مگر یہ ایمان والوں کو اس سے اشتغال جائز
نہیں وغیرہ ان احکامات سنائے تو جھگڑا کرتا کہ فرمے۔ (فتاویٰ امام باقر علیہ السلام ج ۱ ص ۱۹)
لے وہ دیوبندیوں سے گستاخیاں کہیں انہیں لکھا کہ کافر ہے ایمان والا اپنے رب کے احکام سنائے کہ
ہرگز جھگڑا نہ کیے گا اور اپنے رب اور اپنے نبی کی شان میں جو کوئی اور بڑا نہ سمجھے گا۔ (فتاویٰ امام باقر علیہ السلام ج ۱ ص ۱۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں ان کی خدمت میں دو گمراہ شخص آئے اور کہنے لگے۔ اے ابوبکر (فخر بن سیرین) ہم آپ کے سامنے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ وہ پھر کہتے ہیں کہ اگر کم آئی اجازت دیجیے کہ ہم قرآن کی کوئی آیت ہی تلاوت کریں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ اس کی بھی اجازت نہیں۔ ہم بالکل میرے پاس سے اٹھ جاؤ ورنہ میں اٹھ جاتا ہوں۔ دونوں گمراہ مایوس ہو کر چل دیے۔

حاضر بن مفضل کو حضرت فخر بن سیرین کے اس طرز عمل سے تعجب ہوا کہ حضرت نے حدیث تو حدیث تلاوت قرآن تک کی اجازت ان گمراہوں کو نہ دی لہذا حاضر بن نے عرض کیا حضرت آپ کا کیا بڑا جانا اگر وہ آپ کے سامنے قرآن کریم کی آیت تلاوت کرتے۔ آپ نے فرمایا میں ڈرا نہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی آیت تلاوت کریں اور اس کے معنی میں تحریف کریں پھر وہی غلط معنی میرے دل میں جم جائے۔

اللہ اکبر۔ جنھوں نے اپنے دن رات خدا کی یاد کے لیے وقف کر دیے ہوں جن کی عقلیں تقدیر الہی کے آگے جھک پڑی ہوں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا تلاش کر کے اسے اپنا ناجنھوں نے اپنا شیوہ زندگی بنالیا ہو قرآن حکیم کی تعلیمات اور نبی زکوة و حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات جن کے پیش نظر ہوں ایسے خدا کے نیک بندے تو گمراہ کی زبان اور آواز سے اس قدر نہیں۔ اور آج کے ناواقف نادان فکر معاش کے مارے یہ کہیں۔ کہہیں ان گمراہوں اور ان کے غلط عقیدوں سے کیا لینا دینا ہے جو اچھی بات بتائیں لے لینا ہے بُری بات وہیں چھوڑ دینا ہے۔

اے ناعاقبت اندیش انسان! تو ناواقف ہے، انجان ہے اور گمراہ ہے اچھی بات سنے لینا ہے بُری بات چھوڑ دینا ہے۔ مجھے یہ تو سنا کہ اچھی اور بُری بات پر کہنے کی تیرے پاس کسویٰ کیا ہے؟ تیرے پاس کونسا ذریعہ ہے جس سے اچھی بات کو بُری بات سے الگ کر کے اچھی بات لے لے گا؟

ظاہر ہے اچھی اور بُری بات کو پر کہنے کی کسویٰ قرآن و حدیث کے علاوہ نہیں۔ اور

قرآن و حدیث تک تیری رسائی نہیں تو پھر کس کی ہوتے پر گمراہوں کو تین کے دلدادوں کے پاس جانا اور ان کی بات سننے کی جرات کرتا ہے۔ قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

فَلَا تَقْعُدُوا عَنْ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الْمَظْهُورِينَ ۝ (پ ۳)

بھولے سے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھ گئے، تو یاد آئے پھر فوراً اُٹھ کر بھاؤ۔

پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں گمراہ کو کیا ماریٹیں تو پوچھنے نہ جاؤ مری جائیں تو ان کے جنازے پر حاضر نہ ہو جب انھیں طو و سلام نہ کرو ان کے پاس نہ بیٹھو، ساتھ پانی نہ پیو، ساتھ کھانا نہ کھاؤ، شادی نہ باہت نہ کرو، ان کی کھانا کی نماز نہ پڑھو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

(رواہ ابوداؤد عن ابن عمر وابن ماجہ عن جابر والقیلی وابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

» سبحانہ! تم اپنے نفع نقصان کو زیادہ جانتے ہو یا تمھارا رب عزوجل؟ تمھارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

لوگ اپنی مہالت سے گمان کرتے ہیں کہ ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پرمان کا کیا اثر ہوگا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ شَرِبَ بِالدِّجَالِ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ ۚ هُوَ الَّذِي أَتَى الرَّجُلَ لِيَأْتِيَهُ وَيُؤْتِيَهُ مِنْ أَمْتِهِ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشَّهَادَاتِ ۚ

جو دجال کی خبر سننے اس پر واجب ہے کہ اس دور بھاگے کہ خدا کی قسم آدمی اس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں سنی مجھ سے کیا نقصان پہونچے گا وہاں اس کے دھوکوں میں پڑ کر اس کا پیرو ہو جائے گا۔

(رواہ ابوداؤد عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن الصحابة جیداً)

کیا دجال ایک آدمی دجال انبیت کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے حاشا تمام گمراہوں کے

داعی منادی سب دجال ہیں اور سب سے دور بھاگنے ہی کا حکم فرمایا اور اس میں بھی اندیشہ بنایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

يَكُونُ فِيْ اَخْرِاسِ رَمَاتِي وَجَاوُونَ

كَذَّابُونَ يَأْتُوْنَكَذُوْبِيْنَ الْكُفَّارِيْنَ

بِعَدَائِهِمْ تَتَّبِعُوْنَ اَنْتُمْ وَلَا اِيَّاهُمْ كُفَّوْا كُفَّاهُمْ

وَاِيَّاهُمْ لَا يُبْصِلُوْكُمْ وَلَا يُقَاتِلُوْكُمْ

کہیں وہ تمہیں نہ ڈالیں۔

رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بھائیو! مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے لپٹا رہنا اچھا ہے یا معاذ اللہ ان کے دشمن کے بھندے میں پڑنا۔ اللہ تعالیٰ ان کا دامن نہ چھڑائے دنیا میں نہ آخرت میں۔ آمین وصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّم وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

آج جب لوگ دہائیوں دویں بندویں مودوں وغیرہ کی نماز ٹکاوت قرآن یا خدمت خلق پر لپٹا ہے ہیں تو مجھے اپنے آقا امت کے غیر وہ پیارے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ حدیث مبارک یاد آتی ہے جسے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے حضور مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ ذوالنورینہ نام کا ایک شخص جو قبیلہ بنی تمیم کا رہنے والا تھا آیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول! انصاف سے کام لو (معاذ اللہ) حضور نے فرمایا انفسوس تیری جسارت پر۔ میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا۔ اگر میں انصاف نہ کروں تو تُو خائب و خاسر ہو چکا ہوتا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ رہا گی۔ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! اجازت دیجیے کہ اس گستاخ بد زبان کی گردن مار دوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لے آؤ دینی شہرچہ اول ملاحظہ و مستطاب

جائے دو۔ اس کے اور بھی ساتھی ہیں (اور دوسرے سلسلہ روایت میں ہے اس کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی جن کی نمازوں کو دیکھ کر بہن نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے آگے تم اپنے روزوں کو ہلکا سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے لیے نکل جائیں گے جیسے تیرے کار سے نکل جاتا ہے۔

کتنی سچ ہے میرے آقا فرمان جو اہل ایمان کے ایمان کو تاریک بناتا ہے اہل شہادت کے اندر میں دس نکالتا ہے۔ رہے وہ جو روشنی کے سامنے آئے پر نگھیں بند کر لیں ان کے لیے تو قرآن کا یہ فرمان بس ہے۔

مُحَمَّدٌ يَكْفُرُ بِمَا فِيْ فِئَتِهِمْ لَہٗ | ہرے گوگے اندھے تو وہ پھٹنے کے نہیں۔

مسلمانو! اپنے غمخوار آقا سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کو غور سے پڑھو وہ جو کچھ فرماتے ہیں تمہارے بھلے کو فرماتے ہیں۔ وہ تم پر ماں سے بڑھ کر مہربان اور باپ سے بڑھ کر شفیق ہیں۔ وہ وہ ہیں کہ پیدا ہوتے ہوئے تمہیں یاد کیا۔ دنیا میں بہت تمہارے خیر خواہ اور بہرہ ور ہوں گے۔ تم سے محبت کرنے والے تمہیں سہارا دینے والے ہوں گے۔ مثلاً

تمہاری ماں، تمہارے باپ، تمہارے بھائی، تمہارے احباب تمہارے پر تمہارے استاذ۔ لیکن ذرا بتاؤ تو وہ کون سے ماں باپ ہیں جنہوں نے پیدا ہوتے ہوئے اپنی اولاد کو یاد کیا ہو۔؟ وہ کون سے پیر اور استاد ہیں جنہوں نے پیدا ہوتے ہوئے اپنے مرید و شاگرد کو یاد کیا ہو۔؟ وہ کون سا بھائی یا دوست ہے جس نے پیدا ہوتے ہوئے بھائی یا دوست کو یاد کیا ہو۔؟ جواب نہیں کے سوا ماں باپ نہیں دے سکتے۔ صرف اور صرف مکین گنبد فخر

شعب اسرئ کی دوا حضور پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں کہ پیدا ہوتے ہی اپنے آپ کی بارگاہ میں سجدہ کیا اور اپنے رب کی حمد و ثناء کے بعد سب میں پہلی جو یاد آتی وہ تمہاری ہی یاد تھی۔

رَبِّیْ حَبِیْبِیْ اُمِّیْ

اے میرے رب میری اُمّت کو بخش دے۔

لے پٹ

رَبِّهِ عَذَابِي أَصْحَبِي
قرآن ان کی شان میں یوں گویا ہوا۔

لَقَدْ جَاءَكَ كُذِّبُوا قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكَ
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكَ
بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

(پہلے)

مسلمانو! اس ارشاد خداوندی کے بعد بھی کیا انہیں چھوڑ کر اذیت خواہ تلاش کرو گے؟
وہ تمہاری ہدایت کے لیے صاف صاف باتیں ارشاد فرمائیں اور تم انہیں پس پشت ڈال کر
ان کے دشمن ان کی توہین کرنے والوں کے پاس بھلائی اور ہدایت ڈھونڈنے جاؤ گے؟
اللہ عزوجل فرماتا ہے

وَلَا تَكْفُرُوا بِاللَّهِ إِنَّهُ فَعَلَكُمْ آلَاتٍ
النَّارُ (پہلے)

”صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
”اِنَّكُمْ لَا تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا يُغْنِيْكُمْ عَنْهُ دُرٌّ وَلَا ذَهَبٌ وَلَا نِسَاءٌ وَلَا اَوْلَادٌ“
وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے کہ تمہیں فتنہ میں ڈال دیں

مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ و رسول سے زیادہ کوئی ہماری بھلائی چاہنے والا نہیں۔
حق و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس بات کی طرف ہمیشہ یقیناً ہمارے دونوں جہان کا اس میں
بھٹتا ہے اور جس بات سے منع فرماتا ہے بلاشبہ سراسر غرور و تکبر ہے۔ مسلمان صورت میں ظاہر ہو کر
جو ان کے حکم کے خلاف کی طرف ہلے یقین جان لو کہ یہ ڈاکو ہے اس کی تادیبوں پر ہرگز کان نہ رکھو۔
رہزن جو جماعت سے باہر نکال کر کسی کو لے جانا چاہتا ہے ضرور چکیں چکیں باتیں کرے گا اور جب یہ دھوکہ
میں آیا اور ساتھ ہو لیا تو گردن مارے گا ممال لوٹے گا۔ شامت اس بیکری کی کہ اپنے راہی راہی اپنے
نگہبان کا ارشاد نہ سنے اور بھیڑیا جو کسی بھیڑی کی اون پس کر آیا اس کے ساتھ ہلے۔

اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں منع فرماتے ہیں وہ تمہاری جان سے بڑھ کر تمہارے
خیر خواہ ہیں حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ تمہارا مشقت میں بڑھنا ان کے قلب اقدس پر گر کر ہے عَزِيزٌ
عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ واللہ وہ تم پر اس سے زیادہ مہربان ہیں جیسے نہایت چینی ماس (اکھوٹے بیٹے پر)
بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔ اے ان کی سنو! ان کا دامن احسان لو ان کے قدموں سے لپٹ
جاؤ گے

ہوش میں آؤ آج تم وہاں ہو، ندیوں، دیوبند دیوں، تبلیغیوں اور دودھیوں کی نماز
روزہ اور رکاوٹ کا وقت پر مل رہا ہے ہو اور مہربان انا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پیشتر ہی
پریش کوئی فرمادی ہے اور تمہاری ہدایت کے لیے آگاہ کر دیا ہے کہ۔۔۔ جن کی نماز روزہ
تلاوت قرآن پر تم لپکا رہا ہے ہو وہ دین سے لینے نکل چکے ہیں جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔
اور تمہیں گمراہوں کی دلفریب چالوں سے بچانے کے لیے یہاں تک ارشاد فرمایا اِنَّكُمْ لَا تَكْفُرُوْنَ
لَا تُخْلِسُوْنَ عَنْهُ وَلَا يُغْنِيْكُمْ عَنْهُ اَنْ يَّجُوْا اَنْهُمْ اِنْ يَّسْتَوْفُوا سَمْعَهُمْ وَبَصَرَهُمْ وَابْصَارَهُمْ
نہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

مسلمانو! خدارا اللہ و رسول کی پناہ میں آجاؤ۔ اللہ و رسول کے وفادار بن کے رہو۔
ان کی توہین کرنے والوں کو دشمن جانو۔ جو توہین کرنے والوں کا ساتھی اور حمایتی ہو اس سے
بھی نفرت کرو اور تنہا کا توڑ الگ رہو۔ اسی میں دین و ایمان کی سلامتی ہے۔ نمازیوں کی پابندی
کرو۔ چھروں پر پیارے رسول کی بیاری شدت کو سجاؤ۔ ان کی اداؤں کو اپناؤ۔ ان کے چاہنے
والوں کے ساتھ رہو کہ بھیڑیا اسی بیکری کو کھاتا ہے جو روٹے الگ ہو جائے۔ اپنے بچوں کی
اسلامی تعلیم پر دھیان دو۔ جس طرح ان کی حفاظت کے لیے گھر گھر گھومتے ہو اسی طرح یہ
نفسیحت بھی ان کے ایمان کے لیے گمراہ کر دینا! جتنے گمراہ اور باطل فرقے ہیں وہابی، دیوبندی،
تبلیغی، جماعت اسلامی سب سے الگ رہنا۔ صحابہ، تابعین اور بزرگان دین رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت! اہلسنت و جماعت کے ساتھ رہنا۔

گلشن ایمان افروز و کفران سوز

از افادات مبارکہ امام اہلسنت قدس سرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ
بِالْحَقِّ یٰحَسْبُ اللّٰهُ وَیَنْفَعُ الْوٰکِلِیْنَ۔

اللہ اللہ اسے مسلمان تھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ خدا را ذرا صدق دل
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پڑھ کر آنکھیں بند کر کے کانوں
میں انگلیاں دے کر گردن جھکا کر اسلامی دل کی طرف متوجہ ہو کر غور کر دیکھو کیا یہ کلمات

کہ انبیاء جہوئے تھے بیشکی کی نبوت باطل ہے مجھے مسخرم تھے (جیسا کہ
مرتد غلام احمد قادیانی نے کہا) شیطان کا علم خیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
زیادہ ہے (جیسا کہ وہابیوں و یونہدوں کے پیرو مرتد رشید احمد گنگوہی و مرتد خلیل احمد
آبیشی نے "بر احسن قاطعہ" ص ۱۱ میں کہا) نبی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے
پچھلے نبی نہیں ان کے بعد اور نبی ہو جائے تو حرج نہیں (جیسا کہ وہابیوں و یونہدوں کے
پیرو مرتد قاسم نانوتوی نے "تقدیر الناس" ص ۱۱ اور ص ۱۲ میں کہا) جیسا علم غیب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھا ایسا تو ہر پاگل ہر چوہے کو ہوتا ہے (جیسا کہ
وہابیوں و یونہدوں کے پیرو مرتد اشرفی قادیانی نے "مغض الاشیان" میں کہا) (معاذ اللہ)

(کیا یہ کلمات) کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتے ہیں کیا ان کا کہنے والا مسلمان
ہو سکتا ہے کیا اس کہنے والے کو جو مسلمان مان کر سے خود مسلمان رہ سکتا ہے؟
نہیں نہیں لاکھ بار نہیں مسلمان کا ایمان آپ ہی انہیں سنتے ہی فوراً گواہی دے گا کہ یہ سب

کلمات یقیناً کفر ہیں اور ان کے قائل دیکھنے والے قطعاً (بیشک) کافر۔۔۔ مگر
صد ہزار افسوس کہ اب وہ اندھیر کا زمانہ آگیا کہ ان باتوں پر حکم کفر لگانے میں دلائل قائم
کرنے فتادے تیار کرنے کی حاجت ہے اور اس پر بھی اندیشہ لگا ہوا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی
تعالیٰ علیہ وسلم کے اتنی بننے والے دیکھے اب بھی ملتے ہیں یا وہیں سہل و سہل جانتے ہیں۔
آہ آہ آہ اے اسلام کیا ہوئی تیری عزت۔ تیرے نامیہ دونوں رنگا سے کدھر گر گئی۔
کیا ہوئی تیری جلالت۔ تیرے کدھر پڑھنے والوں کے دلوں سے کدھر جڑ گئی۔ دیکھا وہ دنیا
النبیہ سل جعوت۔ آہ ایک دن وہ تھا کہ باپ نے کدھر گستاخی حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں کیا حقیقی بیٹا مدینہ طیبہ کے دروازے پر تلوار
لے لے کھڑا ہو گیا کہ اوٹھو کون دیکھتا ہے ایک تھا دروازے میں قدم نہ رکھنے دوں گا جب تک ظاہر
دکروں کہ کون عزیز کون ذلیل ہے اگر حکم آؤے نہ آجائے تو وہ ہوتا بیٹا ناشدنی
باپ کو فی النار کر ہی چکا تھا۔ یا اب یہ وقت ہے کہ اسلام کے لباس میں اسلام کے
دشمن یوں منہ سمجھ کر اللہ واحد قہار اور اس کے حبیب خیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
سڑی سڑی گالیاں سننا لے لکھ لکھ کھچا پتے ہیں اور لکھ کر اتنی کہلانے والے انہیں
مولوی مفتی و اعظم پھر سیجھ جاتے ہیں۔ جو غریب مسلمان ہوشیار کریں کہ ارے
اے مصطفائی لگتی گئی نادان بھڑو دیکھو یہ سمجھو یا بے ارے یہ تمہارے محبوب تمہارے رسول
کو گالیاں دیتا ہے ان کی بات نہیں سنتے۔ اور کہیں تو کان نہیں دھرتے۔ اور کان
بھی دھرس تو پورا وہ نہیں کرتے۔ نہ ان دشنامیوں گستاخی پکھنے والے اور ان کی حمایت
کرنے والے وہابیوں و یونہدوں بتیغیوں خود دیوں سے میل جول چھوڑیں نہ ان سے
رشتہ علاقہ توڑیں بلکہ لٹے ان غریب مسلمانوں پر طعن زنی ہو جائیں کہ میاں یہ ایسے ہی
کافر مذکر دیا کرتے ہیں ان کی مشینیں کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ فلا نا ہمارا سگا بھائی
یا ایسا معظم استاد دوست ہے اُسے کیسے چھوڑیں۔ فلا نا ہمارا استاد یا ایسا محدث استاد
مولوی ہے اُس سے کیوں علاقہ توڑیں۔ اُسے دانے ناصافی ان کی محبت ان کی

کہاں ہیں عاشقان مصطفیٰ ﷺ (۱) جو پہاڑوں کی کھوہ اور سمندروں کی
ٹاپو میں منزل عشق تلاش کرنا چاہتے ہیں..... آئیں اور.....

اس شہید محبت

سے عشق و محبت کا درس حاصل کریں

محمد اس کے وجہ کریم کو جس نے اپنے اس بندے کو یہ ہدایت دی یہ استقامت دی کہ وہ
ذاتِ عالم کا کریم کی ان عظیم مدحوں پر اترتا ہے بلکہ اپنے رب کے شکرِ نعمت کو دیکھتا ہے کہ کیا
تیرے لیے کیسا تو نے اس ناچیز کو ان عطا کیے عزیز کی آنکھوں میں معزز فرمایا دن و شب تیری
اور ان کے حامیوں کی گالیوں سے جو وہ زبانی دیتے اور اخباروں میں چھاپتے ہیں پریشان ہوتا
بلکہ شکر بجالاتا ہے کہ تو نے محض اپنے کرم سے اس ناقابلِ کو اس قابل کیا کہ تیری عظمت اور
تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کی حمایت کہ جسے گالیاں کھائے اور محمد رسول اللہ صلی
تعالیٰ علیہ وسلم کی سزا کے بہرہ دینے والے کتوں میں اس کا چہرہ لکھا جائے۔
واللہ اعلم وہ بندہ خدا کو خوشی راضی ہے اگر یہ دشنامی حضرات بھی اس بدلے پر
راضی ہوں کہ وہ اللہ و رسول (جل جلالہ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی سے باز آئیں
اور یہ شرط لگائیں کہ روزانہ اس بندہ خدا کو کچا کس ہزار مختلف گالیاں سنائیں اور دیکھ لکھ کر
منشائع فرمائیں۔ اور اگر اس قدر پر ہیٹ دیکھو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سلمہ امام اہلسنت قدس سرہا۔ سلمہ یعنی مکہ مکرمہ
مکہ مکرمہ کے وہ علماء کرام و مفتیان عظام علیہم السلام و الزعمان جن کے سامنے امام اہلسنت قدس سرہا کا فتوے
ہو گیا ہے کہ یہ اسلام اور اسلامیت میں جہاد نہیں ہوتا تو حضرت نے اس کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے
دہا بونہ زبونہ دیکھنے کے کا ذکر فرمادے گا کہ توئی باجو اس وقت سے آج تک برابر شائع ہے۔
سلمہ یعنی اللہ و رسول (جل جلالہ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے پشورانیان و باہیہ زبونہ بندے۔

علیہ وسلم کی گستاخی سے باز رہنا اس شرط پر مشروط رہے کہ اس بندہ خدا کے ساتھ اس کے
باپ دادا اکابر علماء قدس سرہم کو بھی گالیاں دیں تو آئندہ ہم بڑے
اے خوش نصیب اُس کا کہ اُس کی آبرو کے آبار و اجادا کی آبرو بدگلوئی کی بد زبانی
سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آبرو کے لیے بہتر ہو جائے۔
سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدگویاں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے فرماتے ہیں۔

فَاتِ اَيْنَ وَ ذَا الدِّعْ ضَعْفِي
بِعِزِّ مَحْمَدٍ وَ تَنْكُحْ وَ قَاءَ

یعنی اے بد زبانو میں اس لیے تمھارے مقابل کھڑا ہوا ہوں کہ تم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بدگلوئی سے غافل ہو کر مجھے اور میرے باپ دادا کو گالیاں دیتے ہیں مشغول ہو جاؤ
میری اور میرے باپ دادا کی آبرو و محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کو بہتر ہو جائے۔
انہی ایسا ہی کر آئیں۔ کسی وجہ ہے کہ بدگو حضرت اس بندہ خدا پر کیا کیا
طوفان بہتان اس کے ذاتی معاملات میں اٹھاتے ہیں اخباروں اشتہاروں میں طرح طرح کی
گروہتوں سے کیا کیا خاکے اڑاتے ہیں مگر وہ اصلاً قطعاً نہ اس طرف التفات کرتا نہ جواب دیتا ہے
وہ سمجھتا ہے کہ جو وقت مجھے اس لیے عطا فرمایا کہ بونہ تعالیٰ عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی حمایت کروں حاشا کہ اسے اپنی ذاتی حمایت میں ضائع ہونے دوں اچھا ہے کہ جتنی
دیر مجھے برا کہتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگلوئی سے غافل رہتے ہیں۔
فَاتِ اَيْنَ وَ ذَا الدِّعْ ضَعْفِي
بِعِزِّ مَحْمَدٍ وَ تَنْكُحْ وَ قَاءَ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لہ: بحوالہ خلاصہ قواعد فتاویٰ ص ۱۴۰ مطبوعہ مطبع اہلسنت، ربی شریف ابن تمیمہ لایمان۔